۶/۲ 38675

کیا فرماتے ہیں علماء کرام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں،

ہائی کورٹ آف بلوچستان کی مسجد انتہائی چھوٹی ہے۔ بعض نمازوں خصوصاً نماز جمعہ میں لوگوں کو مسجد سے باہر روڈوں اور فٹ پاتھوں پر کھڑے ہوکر نماز جمعہ ادا کرنا پڑتی ہے۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے حکام کی یہ تجویز ہے کہ نماز جمعہ کی دو اماموں کے ساتھ دو مختلف جماعتیں ہونی چاہییں۔ اب اس پس منظر میں مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

(۱) کیا جگہ کی تنگی کی وجہ سے نماز جمعہ کی دو جماعتیں پڑھنا جائز ہیں یا نہیں؟ (۲) کیا اسلام کی تاریخ یا موجودہ اسلامی ممالک میں اس کی کوئی نظیر موجود ہے کہ ایک ہی مسجد میں جمعہ کی نماز دو جماعتوں کے ساتھ پڑھی گئی ہوں یا پڑھائی جارہی ہوں؟ (۳) کیا جو لوگ مجبوراً مسجد سے باہر کھڑے ہوکر اقتداء کریں ان کو مسجد میں پڑھی گئی نماز باجماعت کا ثواب ملے گا یا ان کو صرف نماز باجماعت کا ثواب ملے گا اور وہ مسجد کے ثواب سے محروم سمجھے جائیں گے۔ (۴) بالفرض والتقدیر اگر نماز جمعہ کی دو جماعتیں پڑھنے کی گنجائش ہو تو کیا دو جماعتوں کے ساتھ جمعہ اس طرح ادا کرنا کہ تمام نمازی مسجد میں ہوں یہ صورت افضل ہے یا ایک ایسی جماعت کے نماز جمعہ ادا کرنا افضل ہے جس میں لوگ روڈوں اور فٹ پاتھوں پر کھڑے ہوں۔ (۵) نیز ہائی کورٹ کی باؤنڈری وال شارع عام کے بہت قریب ہے صفیں اکثر وبیشتر وہاں تک پہنچ جاتی ہیں۔ موجودہ حالات میں باہر سے نمازیوں کیلئے سیکورٹی کے بھی خطرات ہیں۔ تو کیا سیکورٹی کی وجہ سے نماز جمعہ کی دو جماعتیں پڑھنا جائز ہیں یا نہیں؟ ازراہ کرم فتویٰ حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی کے دستخط ثبت ہونا ازحد ضروری ہے۔ نیز مسجد میں توسیع کی جائے تو بھی تمام نمازی مسجد کے اندر آسکتے ہیں۔ لیکن فی الحال جگہ [illegible] پوزیشن میں نہیں ہے۔ لہٰذا مندرجہ بالا سوالات کے جوابات مسجد کی توسیع کی گنجائش کو مدنظر رکھتے ہوئے دیے جائیں۔

والسلام

سوال کنندہ

محمد نعیم خطیب جامع مسجد ہائی کورٹ آف بلوچستان

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۹۶/۶۱۵
مورخہ

(۶) جب دوسری نماز پڑھائی جائے کیا وہ نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلجَوَابُ حَامِداً وَّ مُصَلِّیاً

(١، ٤، ٥، ٦)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں ایک مرتبہ جمعہ کی جماعت ہو جانے کے بعد اسی مسجد میں جمعہ کی دوسری جماعت کرنا جائز نہیں، اور سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق مسجد چونکہ ہائی کورٹ کی حدود کے اندر واقع ہے اور مسجد کے نمازیوں سے بھر جانے کے بعد کچھ لوگ اگر مسجد سے باہر کھڑے ہو کر اقتداء کریں گے تو وہ ہائی کورٹ کی حدود کے اندر ہی ہوں گے، شارعِ عام پر نہیں ہوں گے جس کی وجہ سے عوام الناس کو پریشانی ہو، اور اگر جمعہ کی ادائیگی کیلئے شارعِ عام کے کسی حصے کو بالفرض استعمال کرنا بھی پڑے تو وہ مختصر وقت کیلئے ہو گا، اس لئے ایک ہی جماعت کے ساتھ جمعہ کی ادائیگی کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

البتہ مسجد چونکہ اتنی چھوٹی ہے کہ تمام نمازی اس میں نہیں سما سکتے اس لئے حکامِ بالا کو چاہئے کہ اگر مسجد کی توسیع کرنا ممکن ہو تو وہ لوگوں کی ضرورت کے پیشِ نظر مسجد کی توسیع کریں تاکہ تمام نمازی بیک وقت ایک جماعت کے ساتھ مسجد کے اندر جمعہ کی نماز ادا کر سکیں، تاہم جب تک مسجد کی توسیع کا اہتمام نہ ہو سکے، تو جمعہ کی نماز میں دھوپ اور گرمی سے بچنے کیلئے شامیانے کا انتظام کیا جائے تاکہ نمازی راحت و سکون کے ساتھ نماز ادا کر سکیں۔

الفتاوی الهندية – (١ / ٨٣)

المسجد إذا كان له إمام معلوم وجماعة معلومة في محله فصلى أهله فيه
بالجماعة لا يباح تكرارها فيه بأذان ثان

الدر المختار – (١ / ٥٥٢)

ويكره تكرار الجماعة بأذان وإقامة في مسجد محلة لا في مسجد طريق أو
مسجد لا إمام له ولا مؤذن

(٢)۔۔۔ہمارے علم میں نہیں۔

(٣)۔۔۔جب مسجد میں صف بندی ہو جائے اور مزید جگہ نہ رہے تو اس صورت میں جو لوگ رش کی وجہ سے مسجد سے باہر کھڑے ہو کر اقتداء کریں گے تو ان کو بھی انشاء اللہ مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا، (امداد الاحکام: ١/ ٤٤٣)

(جاری ہے۔۔۔)

دار الافتاء

المبسوط للسرخسي - (٢/٦٢)

قال: "ومن صلى الجمعة في الطاقات أو في السدة أو في دار الصيارفة أجزأه إذا كانت الصفوف متصلة" لأن اتصال الصفوف يجعل هذا الموضع في حكم المسجد في صحة الاقتداء بالإمام بدليل سائر الصلوات..................

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

محمد حذیفہ عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۹۔جمادی الثانیہ۔۱۴۳۵ھ

۲۰۔اپریل۔۲۰۱۴ء

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۲۱-۶-۳۵ھ

مفتی

الجواب صحیح
۲۱-۶-۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح
بندہ عبد المنان عفی عنہ
۲۲-۶-۱۴۳۵ھ

نائب مفتی

الجواب صحیح
بندہ عبد الرؤف سکھروی
۲۱-۶-۱۴۳۵ھ

مفتی

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۹۶/۱۶۱۵
مورخہ ۲۲-۶-۱۴۳۵ھ
۲۳-۴-۲۰۱۴